مقالہ لکھا جنہوں نے عشرت کی مثنوی پر، وحشت کو مکمل کیا تھا، اپنے نظریات کی وضاحت کے لیے "ادب کی بنیادی قدریں اور موجودہ رجحان" "تخلیق و تحریک" اور احتشام حسین کے تنقیدی نظریات کے موضوعات پر مقالے لکھے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے نظریات کی انطباقی قدر و قیمت ان تحریروں سے واضح ہوتی ہے جو آپ نے احتشام حسین اور میر غلام علی عشرت کے علاوہ "غالب، اقبال، جمیل مظہری، اور عروج زیدی کے کاموں پر لکھے ہیں، مخالف و موافق سب سے ہی پورا پورا انصاف برتا ہے اور ترقی پسندی اور جدیدیت پر بھی معتدل انداز میں اظہار خیال کیا ہے۔

اس کتاب میں چند اہم مسائل پر بھی بحثیں ملتی ہیں۔ "افسانہ کل اور آج" "اردو کے تعلیمی مسائل"، "پہلے اپنے پیکر خاکی میں جان پیدا کرے"، "نثری داستانوں کے تدریسی مسائل" سارے مضامین اپنے اندر جاذبیت رکھتے ہیں اور ان کو پڑھتے ہوئے ایک تازہ تر نقطۂ نظر ملتا آتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا فنِ تنقید ڈاکٹر احمد سجاد احمد سے مستقبل کی بڑی امیدیں وابستہ کر سکتا ہے۔

افسوس کہ ہم اس کتاب کے سامنے ان اوراق میں پورا پورا انصاف نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری جگہ تفصیلی گفتگو ہوگی۔

کتاب : سیرت ابوتراب رضؓ
مؤلف : ابن عبدالشکور
ناشر : بنگلور بک ہاؤس بنگلور (انڈیا)
کاغذ طباعت عمدہ ضخامت ۸۰ صفحات
قیمت : درج نہیں۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت کی جھلکیاں بڑے مؤثر انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اس مختصر کتاب کو پڑھ کر بآسانی خلیفۂ رابع کا رتبۂ عالی پہچانا جا سکتا ہے۔ مؤلف نے ایسی خوبصورتی سے شانِ مرتضویؓ کو بیان کیا ہے کہ کسی اور صاحب مقام ہستی کی ذرہ بھر تنقیص نہیں ہوتی۔ دعائے ابراہیم و خلیل (علیہما السلام) کی قبولیت کا مظہر جس طرح حضور پرنور کی بعثت ہے، اسی طرح "اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ" کا ظہور بھی ثمرۂ دعا ہے۔ پیغمبر آخرالزماںؐ اور اس کی تیار کردہ امتِ وسط کے مجموعی تاریخی نقشے میں سیدنا علی مرتضیٰ کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اس صحت مندانہ سوانح نگاری کی وجہ سے نہ تو حضرت علیؓ کی شخصیت کوئی عجوبہ بنی، اور نہ وحیاتِ ملت کے شجرۂ طیبہ سے منقطع کوئی شاخ۔ مؤلف نے تمام اصحاب رسولؐ کو ایک خاندان اور ایک کارواں کی طرح دکھایا ہے جس کی سربراہی اوّلاً نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔